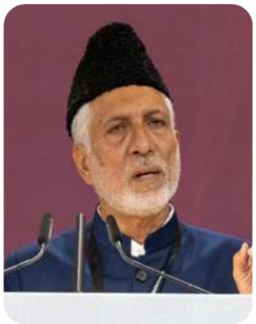

خلافت اور جماعت کے باہمی پیار کا تعلّق

تقریر جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء

مولانا عبدالسمیع خان صاحب، استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآنِ مجید کے اسماء افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآنِ مجید کی خدمت اور اس پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔ مولوی ارجمند خان صاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارہواں پارہ آیا جو میں نے پیش کر دیا۔ ایک بار آپ نے 12 دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اڑھائی اڑھائی پارے یاد کرلیں۔ اس طرح سب مل کر حافظ قرآن بن جائیں۔

(تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء جلد 7 صفحہ 101)

حضور نے تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ کی تحریک فرمائی تو ایک احمدی نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ میں بے کار تھا۔ اور اپنے اہل و عیال کو چار ماہ سے متواتر کچھ نہیں بھیجا تھا۔ ان کے لئے چھ روپے جمع کئے تھے۔ مگر جب میں انہیں گھر روانہ کرنے والا تھا۔ آپ کا پیغام ملا۔ چھ روپے وہ اور چار روپے ایک دوست سے قرض لے کر دو سالوں کا چندہ بھیجنے کی نیّت کی۔ لیکن اضافہ کرنے کے لئے دس آنہ کی ضرورت تھی۔ ایک دوست کو اپنی دو چارپائیاں بنوانے کی ضرورت تھی۔ مَیں نے کہا مَیں بُن دوں گا۔ آپ اتنی اُجرت مجھے دے دیں۔ پس میں نے وہ دو چارپائیاں بُن کر آٹھ آنے حاصل کئے اور دو آنہ کا اور اضافہ کر کے دس روپے دس آنے بھیج رہا ہوں، الحمدللہ۔ (الفضل 5 اگست 1939ء صفحہ 2)

حضور نے عورتوں کو تحریک کی کہ وہ چندوں کی وصولی میں مدد کریں۔ اس پر ایک جماعت کے دوستوں نے جا کر ایک سست دوست کی بیوی سے کہا کہ اس کام میں آپ ہماری مدد کریں۔ اس دوست نے جب تنخواہ لاکر بیوی کو دی تو اس نے پوچھا کہ آپ چندہ دے آئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں چندہ تو نہیں دیا سیکرٹری ملا نہیں تھا۔ پھر دے دوں گا۔ مگر بیوی نے کہا کہ مَیں تو ایسے مال کو ہاتھ لگانے کو تیار نہیں ہوں جس میں سے خدا تعالیٰ کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔ مَیں تو نہ اس سے کھانا پکاؤں گی اور نہ کسی اور کام میں صَرف کروں گی۔ مرد نے کہا چندہ میں صبح دے دوں گا۔ اس وقت دیر ہو چکی ہے رکھو۔ مگر بیوی نے کہا کہ پہلے چندہ ادا کر آؤ۔ پھر میں ہاتھ لگاؤں گی۔ اس پر وہ شخص اسی وقت سیکرٹری مال کے پاس گیا اور ادائیگی کی اور کہا کہ آئندہ تنخواہ کے ملنے کے دن ہی مجھ سے چندہ لے لیا کرو تا گھر میں جھگڑا نہ ہو۔

(الفضل 12 مئی 1939ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں۔ جب میں امریکہ میں تھا مجھے کوئی تکلیف مثلاً علالت یا دعوت الی اللہ امور میں کچھ مشکلات پیش آتیں۔ تو میری عادت تھی کہ میں فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتا تھا مَیں جانتا تھا کہ امریکہ سے ہندوستان خط ایک ماہ میں پہنچتا ہے اور معاملہ بیماری کا یا کوئی دوسرا امر ایسا ہوتا تھا کہ اس کا علاج فوری ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خیال ہوتا کہ جس مالک کے حضور میں حضرت نے میرے لئے دعا کرنی ہے۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مَیں آج دعا کے واسطے خط لکھ رہا ہوں اور وہ یہ بھی پہلے سے جانتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ میرے لئے دعا کریں گے پس وہ قادر ہے کہ جو دعا آج سے ایک ماہ بعد ہونے والی ہے۔ اس کے واسطے قبولیت کے سامان آج ہی کر دے۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مبلغین کے وفد کے ساتھ 1946ء میں لندن پہنچے۔ اس وقت لندن مشن کی صورت حال انہوں نے ایک انٹرویو میں بیان کی جس کا کچھ حصہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ فرماتے ہیں:

حضرت صاحب نے ہمیں تقسیم ہند کے بعد لکھا کہ ملک تقسیم ہو گیا ہے ہم لاہور آگئے ہیں اس لئے میں اب ان تمام مبلغین کو جنہوں نے وقف کیا ہوا ہے وقف سے آزاد کرتا ہوں جو آزاد ہونا چاہتا ہے ہو جائے جب حالات بہتر ہوں گے میں تنکا تنکا اکٹھا کر کے گھونسلہ بنا لوں گا اور آپ کو بلا لوں گا۔ کرم الٰہی ظفر صاحب نے لکھا کہ مجھے الاؤنس نہ دیں مجھے رہنے کی اجازت دیں مَیں اپنے طور پر تبلیغ کرتا ہوں۔ وہ پرفیوم بیچا کرتے تھے اس لئے وہ سپین میں رہ گئے۔ عطاء الرحمان صاحب نے کہا کہ مجھے فارغ نہ کریں مجھے رہنے دیں وہ فرانس میں تھے۔ تیسرا میں تھا…. یہ جو وقت تھا مالی تنگی کا یہ تین چار ماہ رہا اس کے بعد پھر حضرت صاحب نے پیسے بھجوانے کا انتظام کر دیا تھا۔

نگارِ صبح کی امید میں پگھلتے ہوئے
چراغ خود کو نہیں دیکھتا ہے جلتے ہوئے
وہ آرہے ہیں زمانے کہ تم بھی دیکھو گے
خدا کے ہاتھ سے انسان کو بدلتے ہوئے

1934ء میں خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کے آغاز پر واقفین زندگی کا مطالبہ کیا جس پر بیسیوں احباب نے لبیک کہا اور اموال پیش کر دیئے دنیا بھر میں تبلیغ کی ایک مربوط اور منظّم سکیم کا آغاز ہوا۔ اسلام کی اشاعت کے لئے سابقہ بزرگوں نے بہت محنت کی ہے مگر اسلام کی 1400 سالہ تاریخ میں تبلیغ اسلام کا یہ سب سے بڑا اور مربوط اور منظّم منصوبہ ہے جو خلافت اور جماعت کے تعلق کی زندہ داستان ہے جماعت نے اپنے جگر گوشے پیش کر دیئے اور خلافت نے ان کو سینے سے لگا لیا۔ 80 ہزار تو صرف واقفین نَو ہیں۔ جماعت نے اپنے اموال پیش کر دیئے تو خلافت قائم کرنے والے خدا نے ہزاروں گنا بڑھا کر لَوٹا دیئے جن کے نظارے اس جلسہ پر بھی نظر آرہے ہیں۔

ایک صاحب 1934ء میں احمدی ہوئے اور اسی وقت تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوگئے ایک عرصہ بعد انہوں نے اپنی آمد کا اندازہ کر کے 2034ء تک 100 سال کا چندہ ادا کر دیا جب کہ ان کی وفات 2002ء میں ہوگئی مگر وہ آج بھی تحریک جدید کے مجاہدین میں شامل ہیں۔ (الفضل 28 اپریل 2004ء)

اخبار سیاست کے ایک مضمون نگار نے لکھا کہ ''آئے دن چندے دیتے دیتے قادیانی مرید تھک سے گئے ہیں''۔ اس پر ایک احمدی نے حضرت مصلح موعودؓ کو لکھا:
سیاست کے بودے اعتراضات پڑھے جن کو ایک عقلمند نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے... احمدی احباب تھک نہیں گئے بلکہ استقامت سے اپنے فرضِ منصبی کو ادا کر رہے ہیں لہٰذا مبلغ ایک سو روپیہ بندہ اپنے حساب سے زائد ایک لاکھ کی تحریک میں نقد ارسال کرتا ہے تاکہ دشمنوں کو معلوم ہوجائے کہ احمدی چندوں سے ہرگز نہیں تھکتے بلکہ اگر امام وقت حکم فرمائیں کہ جانیں حاضر کرو تو بغیر حیل وحجّت کے حاضر ہوجاویں۔ (الفضل 21 اپریل 1925ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ 1957ء پر وقف جدید کا اعلان کیا واقفین کی درخواستیں آنی شروع ہوگئیں چنانچہ 18 جنوری 1958ء کو 14 واقفین کو بطور معلّم منتخب کر لیا گیا ان کے لئے ایک ہفتہ کی تربیتی کلاس منعقد کی گئی اور یکم فروری 1958ء کو 6 معلّمین کا پہلا قافلہ سوئے منزل روانہ ہوگیا چنانچہ پہلے سال کے اختتام پر 90 مراکز وقف جدید کے تحت قائم ہوچکے تھے اور ستر ہزار روپیہ کی مطلوبہ رقم بھی موصول ہوگئی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے بارہ میں تحریک فرمائی اور امریکہ کے ڈاکٹروں کو تین ملین ڈالر جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس ڈاکٹر کو اس کا نگران بنایا گیا اس نے ایک معقول رقم کا وعدہ لکھوایا۔ مگر اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ اس نے اپنی سپورٹس کار بیچ دی۔ چند روز بعد ہی اسے غیر معمولی آفر ہوئی اور ادا کردہ رقم سے خدا نے کئی گنا زیادہ عطا کر دیا۔ (عدالت عالیہ تک کا سفر صفحہ 313)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد متعدد ملکوں کے دَورے فرمائے اور ہر دفعہ جب آپ سے پریس والے پوچھتے ہیں کہ اس دَورہ کا مقصد کیا ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا مقصد احباب جماعت سے ملنا ہے آپ نے کووِڈ کی وبا سے پہلے 2018ء تک جو دورے فرمائے ہیں ان کے اعداد و شمار پر ہی نظر ڈالی جائے تو آدمی دَنگ رہ جاتا ہے آپ نے 29 ممالک کا سفر کیا۔ کئی ممالک میں کئی بار گئے۔ اس طرح ان کی تعداد 109 بنتی ہے دَورے کے ایام 1071 ہیں قریباً 3 سال۔ ان میں 42 مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور 103 کا افتتاح کیا جن احمدی احباب سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کی ان کی تعداد 186678 ہے دفتری ملاقاتیں اس کے علاوہ ہیں ان سب ملاقاتوں میں ہر ایک کے حالات دریافت کرنا، مردوں سے مصافحہ کرنا بچوں میں تحائف کی تقسیم یہ سب تھکا دینے والے کام ہیں مگر خلافت اور جماعت کی باہمی محبت یہ نہیں دیکھتی۔ احباب بھی ان ملاقاتوں کے لئے کئی دفعہ سالوں انتظار کرتے ہیں سفروں کے دوران کئی دفعہ حضور کی طبیعت ناساز ہوئی مگر حضور نے کبھی اس تکلیف کو اپنے پروگرام اور ملاقاتوں پر اثرانداز نہیں ہونے دیا۔

2013ء میں حضور جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے لئے تشریف لے گئے نماز ظہر وعصر کے بعد اچانک ایک احمدی حضور کے سامنے آگیا اور درخواست کی کہ حضور اس کے بیٹے کی آمین کروا دیں۔ حضور نے فرمایا شام کو آمین کی تقریب ہے اس میں بیٹے کو لے آنا اس احمدی نے کہا کہ میری شام کو واپسی ہے حضور نے فرمایا اپنے بیٹے کو ابھی لے آؤ اور اپنی رہائش گاہ کے سامنے اس بچے کی آمین کی تقریب منعقد کروا دی۔ (الفضل 24 مئی 2019ء)

کینیڈا کے 2008ء کے دورے میں خدام الاحمدیہ کا کبڈی میچ تھا حضور انور بھی یہ میچ دیکھ رہے تھے کہ ایک چھوٹی بچی آئی اور حضور کی گود میں اپنا سر رکھ دیا حضور نے سارا میچ اسی طرح دیکھا اور بعد میں جب کھلاڑیوں کے ساتھ تصویر بنائی تو بھی اس بچی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔
(الفضل 25 جولائی 2008ء)

مراکش کے ایک احمدی 2006ء میں حضور سے ملنے کے لئے آئے تو حضور نے ان سے فرمایا کہ جب میں 2005ء میں سپین گیا تھا تو جبرالٹر کے پہاڑوں کی سیر کے دوران مَیں نے وہاں سے اپنے مراکشی بھائیوں کو السلام علیکم کہا تھا اور سلامتی کی دعائیں کی تھیں۔
(الفضل 24 مئی 2019ء)

محترم امیر صاحب جرمنی دفتر میں جو کرسی استعمال کرتے ہیں وہ بہت پرانی ہے مگر وہ تبدیل نہیں کرتے کیونکہ تین خلفاء نے اس کرسی کو اعزاز بخشا ہے۔
(''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 111)

حضور ایک ملک کے دَورہ پر تھے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو کھانے کے حوالہ سے کوئی اطلاع ملی تو حضور نے امیر صاحب کو بلا کر فرمایا اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہر فرد واحد کو اچھی مقدار میں کھانا ملے کوئی بھی بھوکا واپس نہ جائے اگر آپ کے پاس پیسوں کا انتظام نہیں تو مَیں ذاتی طور پر آپ کو پیسے دے دوں گا۔ (''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 20)

احباب جماعت کے گھریلو سکون کے بارہ میں حضور کس قدر فکرمند ہیں اس کا اندازہ دارالقضاء کو دی جانی والی ہدایت سے فرمایئے آپ نے فرمایا۔ اگر جھگڑوں کے کیسز بڑھ رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ شعبہ تربیت، نیشنل امیر، خدام، لجنہ، اور دیگر عہدیدار احباب جماعت کی تربیت کے حوالہ سے اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے حضور نے جماعت کے قاضیوں سے فرمایا جب شادی بیاہ کے لڑائی جھگڑے سن رہے ہوں تو آپ کا پہلا ہدف یہ ہونا چاہیے کہ میاں بیوی کے درمیان صلح کی کوشش کی جائے اور ہر فیصلہ سے پہلے قاضی 2 نفل پڑھے (''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 24) واقعی حضور دنیا میں جس اَمن کا پیغام دے رہے ہیں اس کا آغاز احمدیوں کے گھروں سے کرنا چاہتے ہیں دنیا میں کوئی ایسا لیڈر ہے جو اپنے متبعین کی ذاتی زندگی میں اس قدر امن وسکون کا خواہش مند ہو۔

حضور نے اپنے ایک خادم کو تحفہ کے طور پر گھڑی عنایت فرمائی ان کے 6 سالہ بیٹے نے کہا کہ جب آپ فوت ہو جائیں گے تو کیا میں حضور کی دی ہوئی گھڑی لے سکوں گا اس خادم نے مذاق کے طور پر یہ بات حضور کے سامنے کہہ دی حضور نے اسی وقت اپنی الماری کھولی ایک گھڑی نکالی اور فرمایا یہ اپنے بیٹے کو دے دینا اب اسے تمہارے مَرنے کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ (''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 29) اب اس بچے کی تمام چیزوں میں سب سے قابل فخر چیز وہی ہے۔

ایک خاتون نے دوران ملاقات عرض کی کہ ان کی انگوٹھی گم ہوگئی ہے حضور نے فوراً اپنے دراز سے ایک انگوٹھی نکالی اور عطا فرما دی اب وہ خاتون اپنی سابقہ انگوٹھی گم ہونے پر خوش ہیں۔ مَیں نے ایک بار ملاقات میں کچھ پین پیش کر کے عرض کیا کہ دعا کر کے متبرک کر دیں فرمایا یہ تو تھوڑے ہیں دراز سے ایک مٹھی بھر کے اور پین نکالے اور عطا کر دیئے۔

جماعت احمدیہ نے خلافت سے وفا کی ہے خلیفہ کی محبّت کے آگے ہر محبت ہیچ ہے ہر رشتہ کمزور ہے ہر دولت دو کوڑی کی ہے ہر جان قربان ہے ہر روح خلافت کی محبّت سے سرشار ہے احمدیوں نے بیوی بچوں کو چھوڑ دیا دوستوں اور مادر وطن سے جدائی اختیار کر لی مگر خلیفہ کا مان نہیں توڑا۔ اسی لئے خدا بھی ہر وقت ہمارے ساتھ ہے اس نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا اور نہ چھوڑے گا۔

خلافت احمدیہ نے جماعت کے کمزور طبقات کے لئے متعدد منصوبے جاری کر رکھے ہیں طلبہ کے لئے وظائف اور قرضوں کا سلسلہ ہے اسیران اور شہدا کی فیملیز کے لئے سیّدنا بلال فنڈ قائم ہے یتامیٰ کے لئے کفالت یتامیٰ کی تحریک ہے غریب لوگوں کی رہائشی سہولتوں کے لئے بیوت الحمد سکیم ہے غریب بچیوں کے لئے مریم شادی فنڈ کی تحریک ہے اکیلے رَہ جانے والے جوڑوں کے لئے دارالاکرام کے نام سے انتظام ہے یہ ساری کامیاب سکیمیں بھی خلافت اور جماعت کی محبّت کی مظہر ہیں کیونکہ تمام رقم جماعت ہی پیش کرتی ہے اور جماعت پر ہی خرچ ہوتی ہے۔

ایک خاتون اور ان کی بوڑھی والدہ نے بیعت کی تو سب فیملی ممبرز نے قطع تعلقی کا اعلان کر دیا کچھ عرصہ بعد والدہ سخت بیمار ہوگئیں تو خاتون پریشان تھیں کہ والدہ فوت ہوگئیں تو کفن دفن کا انتظام کس طرح ہو گا اس دوران انہوں نے خواب میں حضورانور کو دیکھا حضور نے فرمایا آپ پریشان نہ ہوں ہم سب انتظام کر دیں گے اس کے تین دن بعد والدہ کی وفات ہوگئی جماعت نے خود ان سے رابطہ کیا اور پہلی بات جو جماعتی نمائندہ نے ان سے کہی وہ وہی تھی جو حضور نے خواب میں کہی تھی کہ آپ پریشان نہ ہوں ہم سب انتظام کر دیں گے اور سب انتظام کر دیا۔ (''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 101)

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت آج 213 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور سب کا ایک ہی خلیفہ ہے تمام جماعتوں، ان کی ذیلی تنظیموں اور اداروں کی رپورٹس حضور ملاحظہ فرماتے ہیں تمام جماعات کی ذاتی طور پر نگرانی فرماتے ہیں کئی ملکوں کے کانووکیشن میں شاہد کی ڈگریاں دیتے ہیں جماعت کی تبلیغ و تربیت پر نظر رکھتے ہیں افتا اور قضا کے نظام کو دیکھتے ہیں۔ روزانہ 5 نمازوں کی امامت اور ہر جمعہ کے خطبہ کے علاوہ سالانہ جلسوں، اجتماعات، مجالس شوریٰ، پیس سمپوزیمز سے خطاب کرتے ہیں طلبہ اور طالبات کو انعامات دیتے ہیں ہر ہفتے قریباً 2 آن لائن ملاقاتیں فرما کر ہدایات دیتے ہیں دشمن کی سازشوں کا قلع قمع کرتے ہیں ہر احمدی کو دنیا میں جو دکھ پہنچتا ہے وہ حضور کے سینے میں جمع ہوتا ہے اور دعاؤں میں ڈھلتا ہے حضور کی خدمت میں ذاتی طور پر 1000 سے زیادہ خط روزانہ موصول ہوتے ہیں اور متعدد زبانوں میں ہوتے ہیں جن کے تراجم ہوتے ہیں ان سب خطوں کو پڑھ کر مناسب حال جواب دیتے ہیں اور پھر سب جوابات پر یعنی 1000 سے زیادہ خطوط پر دستخط بھی کرتے ہیں اور گو دعائیں ہر وقت ہی جاری رہتی ہیں خصوصاً رات کو پھر جماعت کے لئے گریہ وزاری کرتے ہیں۔

کتنے ہی لوگ تھے جو بے اولاد تھے اور حضور کی دعا کے طفیل ان کو اولاد ملی کتنوں کو اولاد نرینہ عطا ہوئی کتنے ہی بے روزگار اور مالی تنگی میں مبتلا تھے جن کو حضور کی دعا سے مکان ملے، دولت ملی، خوشحالی ملی، کتنے ہی غیرملکوں میں پناہ کی تلاش میں تھے اور مایوسی کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے خدا نے خلیفہ کی دعا سے ان کو ٹھکانے دے دیئے کتنے ہی طالب علم تھے جن کو کامیابی کی تمنا تھی مگر بہت دور نظر آتی تھی دعا نے ان کو ڈگریاں بھی دیں اور ملازمتیں بھی دیں کتنے ہی دشمن کے نرغے میں تھے۔ اسیر تھے۔ خدا نے خلیفہ کی دعا سے موت کے منہ سے بچالیا۔ کتنے بیمار تھے جنہوں نے اذیت سے نجات پائی اور لمبی عمریں پائیں۔

حضور روزانہ کتنے بچوں کے نام تجویز کرتے ہیں کتنے نکاح اور جنازے پڑھاتے ہیں۔ جماعت کے بیسیوں اخبارات ورسائل کا اور احباب کے مضامین اور تحقیق کا مطالعہ فرماتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے کے اکثر پروگرام نشر ہونے سے پہلے دیکھ کے ہدایات دیتے ہیں

اپنے دَوروں کی رپورٹس اور ڈائری ملاحظہ فرماتے ہیں عام اخبارات اور کتب کا مطالعہ کرکے تازہ ترین عالمی حالات سے واقف ہوتے ہیں جو جماعت ہی کے کام آتا ہے۔

حضور 2005ء میں قادیان تشریف لے گئے تو امورعامہ کے ایک کارکن بہت خوش تھے کہ میں نے 6 ماہ پہلے حضور سے یونیورسٹی میں بیٹے کے داخلہ کے لئے دعا کی درخواست کی تھی آج حضور نے پوچھا ہے کہ اس کا داخلہ ہوا یا نہیں۔ (''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 43)

حیدرآباد پاکستان میں نومبایعین کا اجتماع تھا اس پر آتے ہوئے ایک بچہ موٹرسائیکل کی ٹکر سے زخمی ہوگیا امیر صاحب ضلع نے اس کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس کے قریباً 3 ماہ بعد امیر ضلع کے ایک ذاتی خط کے ایک طرف یہ جملہ لکھا ہوا تھا امید ہے وہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہوگا۔ (''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 69) اس میں یہ سبق بھی تھا کہ جب خلیفہ وقت کو اس قسم کی خبریں دیتے ہیں تو ان کے بعد کے حالات سے بھی مطلع کیا کریں۔ یہ واقعات بیسیوں احمدیوں کے ساتھ گزرے ہیں کہ ایمرجنسی کی حالت میں حضور بار بار اس بیمار کا پتہ بھی کرواتے ہیں اور حسبِ حالات دوا بھی تجویز کرتے ہیں۔

اس محبّت میں کالے اور گورے مشرق اور مغرب کی کوئی تمیز نہیں ایک عرب دوست مصطفیٰ ثابت صاحب اپنے آخری ایام حضور کے قرب میں گزارنا چاہتے تھے اور حضور کی اجازت سے مسجد فضل کے قریبی گیسٹ ہاؤس میں آگئے حضور ان کی عیادت کے لئے جانا چاہتے تھے۔ انہیں پتہ لگا تو جلدی سے تکلیف اٹھا کر حضور کے دفتر پہنچ گئے تا کہ حضور کو دقت نہ ہو۔ (''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 88-87) دورہ تنزانیہ کے دوران 2005ء میں حضور سے ملاقات کرنے والوں میں ایک پرانے بزرگ اور بیمار احمدی بھی تھے جو چلنے پھرنے سے معذور تھے جن کو ان کے بچے دور سے لائے تھے اور اٹھا کر کرسی پر بٹھایا تھا حضور ان سے ملنے کے لئے دفتر سے باہر تشریف لے آئے۔ (الفضل ربوہ یکم جون 2005ء)

حضور نے 2004ء میں کثرت سے نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی جس پر چند سالوں میں وصایا کی تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئیں۔ حضور کے ایک نمائندہ نے اس سلسلہ میں افریقہ کا دَورہ بھی کیا اور ان کا ایک پروگرام ریڈیو پر نشر ہوا۔ ایک غریب احمدی دوست نے یہ پروگرام سن کر وصیت کا چندہ جمع کرنا شروع کر دیا اور جب مبلغ ان کے پاس گئے تو اصرار کے ساتھ چندہ ادا کیا اور بعد میں ان کا وصیت فارم پر کرا یا گیا۔ (''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 112) افریقہ میں انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے قیام کا منصوبہ بنا تو گھانا کے ایک احمدی نے 50۔ ایکڑ زمین تحفہ کے طور پر پیش کر دی جہاں جامعہ تعمیر کیا گیا۔

جرمنی میں ترک احباب سے ملاقات میں ایک نَو مبائع ترک نے مائیکروفون لیا اور حضور سے کہا I love you Hazoor۔ اس پر حضور نے نہایت شفقت سے فرمایا I love you too۔

(''اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 116)

حضور 2008ء میں خلافت جوبلی جلسہ قادیان کے لئے انڈیا تشریف لے گئے مگر ملکی حالات ایسے ہوگئے کہ قادیان کا جلسہ کینسل کرنا پڑا ایک سرکاری اہل کار نے کہا کہ اگر حضور قادیان جانا چاہیں تو محدود پیمانہ پر حفاظتی انتظامات کئے جا سکتے ہیں حضور نے فرمایا حفاظت تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے لیکن میرے اردگرد ہر وقت سینکڑوں افراد ہوتے ہیں اور مَیں کسی احمدی کی جان کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا۔ (الحکم 20 ستمبر 2019ء) حضور فرماتے ہیں:

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو...... غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے...... یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

(خطبہ 6 جون 2014ء خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 348)

حضور 2022ء میں امریکہ تشریف لے گئے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کی اقتدا میں نماز فجر پڑھ کر نکلا تو دیکھا کہ مسجد کی پارکنگ لاٹ میں ایک لمبی لائن لگی ہوئی ہے جو قریباً 100 افراد پر مشتمل تھی پوچھا تو معلوم ہوا یہ سب نماز جمعہ کے لئے 7 گھنٹے پہلے قطار میں کھڑے ہوگئے ہیں۔ (''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 719)

ایک مربی سلسلہ پر فالج کا حملہ ہوا۔ حضور ان کے لئے دعا کرتے رہے کچھ بہتر ہوئے تو ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے ہومیوپیتھی ادویہ بھی تجویز فرمائیں اور اپنی ایک چھڑی بھی عطا فرمائی جو ان کے پاس رہتی ہے اور اس پر انگریزی میں لکھا ہے۔

AMEER-UL-MU`MINEEN V

(''خلافت'' مرتبہ الفضل آن لائن صفحہ 290)

کتنے ہی لوگ تھے جو بے اولاد تھے اور حضور کی دعا کے طفیل ان کو اولاد ملی کتنوں کو اولاد نرینہ عطا ہوئی کتنے ہی بے روزگار اور مالی تنگی میں مبتلا تھے۔ جن کو حضور کی دعا سے مکان ملے دولت ملی خوشحالی ملی کتنے ہی غیر ملکوں میں پناہ کی تلاش میں تھے اور مایوسی کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے خدا نے خلیفہ وقت کی دعا سے ان کو ٹھکانے دے دیئے کتنے ہی طالب علم تھے جن کو کامیابی کی تمنا تھی مگر بہت دور نظر آتی تھی دعا نے ان کو ڈگریاں بھی دیں اور ملازمتیں بھی دیں کتنے ہی دشمن کے نرغے میں تھے اسیر تھے خدا نے حضور کی دعا سے موت کے منہ سے بچا لیا کتنے بیمار تھے جنہوں نے اذیت سے نجات پائی اور لمبی عمریں پائیں۔

حضور روزانہ کتنے بچوں کے نام تجویز کرتے ہیں کتنے نکاح اور جنازے پڑھاتے ہیں جماعت کے بیسیوں اخبارات ورسائل کا اور احباب کے مضامین اور تحقیق کا مطالعہ فرماتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں۔ ایم۔ٹی۔اے کے اکثر پروگرام نشر ہونے سے پہلے دیکھ کے ہدایات دیتے ہیں۔ اپنے دَوروں کی رپورٹس اور ڈائری ملاحظہ فرماتے ہیں عام اخبارات اور کتب کا مطالعہ کر کے تازہ ترین عالمی حالات سے واقف ہوتے ہیں جو جماعت ہی کے کام آتا ہے۔

خلافت اور جماعت کا رشتہ عجیب رشتہ ہے۔ یہ حبل اللہ ہے خدا تک پہنچانے کا رستہ ہے احمدیوں کے لئے ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہے خلافت بے سہاروں کا سہارا ہے غمزدوں کے لیے تسکین جاں ہے۔

تنزانیہ کے ایک دور دراز علاقے میں جہاں سڑکیں اتنی خراب ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے میں چھ سات سو کلومیٹر کا سفر بعض دفعہ آٹھ دس دن میں طے ہوتا ہے۔حضور اس علاقہ میں گئے تو وہاں لوگ اردگرد سے بھی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں جوش قابل دید تھا۔ بہت جگہوں پر ایم۔ٹی۔اے کی سہولت بھی نہیں ہے۔مصافحے کے لئے لوگ لائن میں تھے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا ایک صاحب پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے، ضد کر کے 40-50 میل کا فاصلہ طے کر کے حضور سے ملنے کے لئے آئے۔

یوگنڈا میں جب حضور ایئر پورٹ سے گاڑی پر باہر نکلے تو ایک عورت اپنے دو اڑھائی سال کے بچے کو اٹھائے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی بچہ حضور کو دیکھ لے تھوڑی دیر بعد اس کا منہ پھیرتی تھی کہ اس طرف دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رَش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پروا نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر حضور پر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا۔ ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔حضور نے یہ واقعہ بیان کر کے فرمایا

جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبّت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

ہم اپنے امام کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آج بھی وہ مائیں موجود ہیں آج بھی وہ باپ موجود ہیں جن کی ہر سانس خلافت احمدیہ کے ساتھ چلتی ہے ان کی ہر خوشی اس میں ہے کہ خلیفہ وقت ان سے خوش ہو وہ اس کے ساتھ آنسو بہاتے ہیں اور اس کے ساتھ مسکراتے ہیں۔ ان کا خلیفہ ان کے لئے بے قرار ہوتا ہے تو وہ اس کے لئے تڑپتے ہیں۔ یاد رکھیں یہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کا اعجاز ہے یہ مسیح موعودؑ کی برکت ہے۔ ساری دنیا اپنی ساری دولتیں بھی جمع کر لے تو ایسی محبّت پیدا نہیں کر سکتی خدا کا شکر ادا کریں کہ 1400 سال بعد خلافت احمدیہ جیسی نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اس سے جڑے رہیں اپنی اولادوں کو اس کے ساتھ جوڑ دیں کہ آج دنیا میں ایسی سچّی محبّت کہیں اور نہیں مل سکتی۔

ہماری جاں خلافت پر فدا ہے
یہ روحانی مریضوں کی دوا ہے
اندھیرا دل کا اس سے مٹ گیا ہے
یہی ظلمات میں شمعِ ھُدیٰ ہے

اربوں کی دنیا میں ایک خدا کا خلیفہ ہے جس کی دعائیں کثرت سے عرش پر سنی جاتی ہیں جس کو دعا کا خط لکھ کر مصیبت زدہ انسان چین کی نیند سو جاتا ہے مگر وہ درد کا مارا ساری رات اس کے لیے بے چین رہتا ہے۔ جس کے مشورے آسمان سے تائید یافتہ ہوتے ہیں۔ جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور مستقبل کے خدشات کو پہلے سے بھانپ کر راہ سداد دکھا دیتا ہے جس کے دل میں اپنی جماعت کے لیے خصوصاً اور انسانیت کے لیے عموماً ایک درد ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح موجزن ہے جس کے مددگاروں کو خدا کامیاب کرتا ہے اور جس کی آواز پر لبیک کہنے والے بے پایاں اجر کے مستحق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محبوبِ جہاں

نورِ ایمان سے دنیا میں سویرا کر دے
دورِ مسرورؔ میں یا ربّ یہ کرشمہ کر دے

وہ جسے تو نے چُنا دیں کی امامت کے لئے
اس کی تدبیر کو تقدیر سے یکجا کر دے

جس سے وابستہ ہے اسلام کی عظمت مولیٰ
اس کی عظمت کو نشانوں سے ہویدا کر دے

جس کے ہر کام میں ہے نصرتِ باری کی جھلک
اس کے قدموں کو تو ہمدوشِ ثریا کر دے

جس کے سینہ میں ہو نورِ سماوی کا نزول
اس کے انوار سے ہر دل میں اجالا کر دے

تُو چُنے جس کو وہ بن جاتا ہے محبوبِ جہاں
اپنے پیارے کو ہر اک آنکھ کا تارا کر دے

تو ہے جب ساتھ تو پھر ساتھ ہے سارا عالم
ساری دنیا پہ تو ظاہر یہ نظارہ کر دے

روزِ روشن میں بھی جن آنکھوں میں کچھ نور نہیں
اپنی رحمت سے خدایا انہیں بینا کر دے

تیرا انعام ہے یا ربّ یہ خلافت کی قبا
تُو جسے چاہے عطا خلعتِ زیبا کر دے

انتخاب اپنا تو ہے تیری رضا کا مظہر
کور چشموں پہ بھی یہ نکتہ ہویدا کر دے

(مکرم عطاء المجیب راشدؔ صاحب)